۳- کفاءت

اسلام کے نزدیک عزت و عظمت کا معیار نہ نسب ہے، نہ دولت ہے، نہ پیشہ ہے، نہ کوئی نسب ارذل ہے، نہ دولت مندی شرافت کی دلیل ہے اور نہ غریبی و مفلسی و ذالت کو مستلزم۔ کوئی پیشہ ذلیل ہر پیشہ لائق تحسین ہے۔ عزت و شرف کا معیار آدمی کا حسن عمل اور خوبی کردار ہے جسے اسلام نے تقویٰ سے فرمایا ہے:

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ : تم میں سب سے زیادہ معزز شخص وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

لیکن چونکہ نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس سے ایک نئے خاندان کی تشکیل ہوتی ہے اور مضبوط اور مست... مضبوط معاشرے کی تاسیس و تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس لئے اسلام نے تمام ایسی تدابیر اختیار کی... جن سے خاندان میں باہمی الفت و مودت فروغ پائے اور میاں بیوی کا ازدواجی تعلق کسی ناخوش گوار بات کا... نہ بنے۔ اس مقصد کے لیے میاں بیوی کا سماجی طور پر ہم پلہ ہونا بھی موزوں سمجھا گیا ہے۔

۱-۳- کفائت کے معنی

کفائت کے لفظی معنی "ہمسری" کے ہیں بالعموم ان دو اشخاص کو ایک دوسرے کا کفو کہا جاتا ہے، جو مسلمان ہوں، ہم نسب ہوں، آزاد ہوں نیز پیشہ، دیانت داری اور مال داری میں مساوی حیثیت کے مالک ہوں غرض سماجی اور معاشی حیثیت کی یکسانیت کفائت کہلاتی ہے۔ اس یکسانیت کا فائدہ یہ ہے کہ ازدواجی زندگی کم سے کم مسائل سے دوچار ہوتی ہے، جبکہ اس یکسانیت کے نہ ہونے کی صورت میں بہت سے معاشی اور سماجی مسائل ایسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو میاں بیوی میں اختلاف پیدا کردیں اور ان کی ازدواجی زندگی کے لیے خطرہ بن جائیں۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کفائت یہ ہے کہ مرد، عورت کے ہمسر اور برابر ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ عورت مرد کے ہمسر اور برابر ہو۔ بالفاظ دیگر کفائت کے اصول میں عورت کے حقوق کا تحفظ مطلوب ہے۔ اس امر میں تمام ائمہ متفق ہیں کہ نکاح میں مردوں کا عورتوں کے لیے کفو ہونا معتبر ہے، عورتوں کا مردوں کے

لئے کفو ہونا ضروری نہیں کیونکہ اگر عورت مرد کی کفو نہ بھی ہو تو زوجہ ہونے کے سبب اپنے شوہر کی ہمسر، سمجھی جائے گی

۲-۳- امور کفائت

امور کفائت جن میں مرد کا عورت کے ہم سر ہونا ضروری ہے۔ حسب ذیل ہیں:

۱- اسلام
۲- نسب
۳- آزادی
۴- پیشہ (حرفہ)
۵- دیانت
۶- تمول

مالکی مسلک کے فقہائے کے نزدیک صرف دو امور میں مرد کا عورت کے ہمسر ہونا کافی ہے۔ ایک دین داری اور دوسرے ایسے عیوب سے پاک ہونا جن کے سبب عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً برص، جنون جذام وغیرہ۔ امام مالک کے نزدیک نسب، آزادی، پیشہ یا مال غیر اعتباری چیزیں ہیں۔

شافعی مسلک کے فقہائے کے نزدیک کفائت میں حسب ذیل چار چیزیں قابل اعتبار ہیں:

۱- نسب
۲- دین
۳- آزادی
۴- پیشہ (حرفہ)

امام شافعیؒ دیانت کو کوئی علیحدہ امر کفائت قرار نہیں دیتے اسی طرح مال کو بھی کیونکہ وہ ہر لحظہ کم و بیش ہونے والی شئے ہے لیکن حنفیوں کے نزدیک امور کفائت اسلام، نسب، آزادی، پیشہ، دیانت اور مال ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۳-۳- کفائت کا اعتبار نکاح کے وقت ہے

تمام ائمہ اس امر پر متفق ہیں کہ کفائت کا اعتبار نکاح کے وقت کیا جائے گا۔ نکاح کے بعد اس کا قائم رہنا معتبر نہیں۔ چنانچہ یہ سوال کہ شوہر کفو ہے یا غیر کفو، اس کا فیصلہ اس وقت کے حالات و شواہد سے کیا جائے گا جب کہ

نکاح ہوا۔ اگر بعد میں عدم کفائت کے اسباب پیدا ہوئے ہوں تو عدم کفائت کی بنا پر نکاح فسخ نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر نکاح کے وقت مرد نیک اور پرہیزگار تھا، لیکن بعد میں فاسق و فاجر ہوگیا تو عدم کفائت کی بنا پر نکاح فسخ نہ کرایا جا سکے گا۔

۴-۳-عدم کفائت پر اعتراض

ظاہری روایات کے مطابق امام ابوحنیفہؒ نے ایسے نکاح کو صحیح قرار دیا ہے جو بالغہ عورت نے غیر کفو میں کر لیا ہو۔ آخر میں یہی قول امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ سے بھی منقول ہے۔ البتہ اگر کسی لڑکی نے غیر کفو میں اپنی مرضی سے نکاح کر لیا ہے تو اس کے اولیا کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہوگا اور وہ عدالت سے رجوع کر کے نکاح کو فسخ کرا سکتے ہیں۔ لیکن اگر لڑکی اور لڑکی کے اولیا سب کی مرضی سے غیر کفو میں نکاح ہوا ہے تو امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ بالاتفاق ایسے نکاح کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے البتہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ یہ نکاح باطل ہے۔ ایسا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اولیائے تزویج کے برخلاف، عدم کفائت کی بنا پر اعتراض کا حق صرف ولی عصبہ کو حاصل ہے، ذوی الارحام یا حاکم عدالت کو عدم کفائت پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ عورت کے غیر کفو میں نکاح کرنے کا براہ راست اثر اس کے اہل خاندان پر پڑتا ہے۔ چنانچہ اس عار کے سبب جو اس کے خاندان والے محسوس کرتے ہیں، صرف ولی عصبہ کو یہ حق ہے کہ وہ عدم کفائت کی بنا پر بذریعہ عدالت ایسے نکاح کو فسخ کرا سکے۔

عدم کفائت کی بنا پر عدالت کے زوجین میں تفریق کرانے کی صورت میں اگر دخول نہ ہوا ہو تو نہ کوئی مہر واجب ہوگا نہ عدت۔ لیکن اگر دخول ہوگیا ہو تو زوجہ مہر کی مستحق ہوگی اور عدت لازم ہوگی، نیز دوران عدت مرد پر نفقہ بھی واجب ہوگا۔

۵-۳-...